بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

تفسیر الحسنات

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

طلب عون نہیں ہے بلکہ طلب عین معائنہ ہے یعنی اس کے یہ معنی ہیں کہ ہماری طرف سے عبادت ہے اور مرتبہ معائنہ عطا فرمانا اور عین الیقین تک پہنچانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔

گویا تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ (تو ایسے اللہ کی عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے) میں عبادت من جانب العبد ہے اور ارادۂ جمال جمیل یہ جمیل حقیقی کا فضل ہے۔

حضرت شیخ المشائخ سفیان الثوری رحمہ اللہ ایک روز نماز شام میں تھے اور امام تھے قراءت فرماتے ہوئے جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر آئے تو بیہوش ہو کر گر گئے۔

جب ہوش آیا مقتدیوں نے عرض کیا حضور کیا ہوا جو آپ بے ہوش ہو گئے فرمایا جب میں نے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہا تو مجھے خوف طاری ہوا کہ اگر مجھ سے جواب طلب ہو گیا کہ جب ہم سے استعانت کرتا تھا تو طبیب سے دوا کیوں مانگی۔ حاکم سے اپنا وظیفہ کیوں طلب کیا۔ بادشاہ سے مدد گار و محافظ کیوں چاہے۔

چنانچہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مرد حق آگاہ کو چاہیئے کہ اس سے شرم کرے کہ پانچ وقت مواجہہ الٰہی میں کھڑا ہو کر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے اور غیر سے استعانت کرتا رہتا ہے۔

یہ مسئلہ استعانت اس جگہ سمجھنا ضروری ہے

بات یہ ہے کہ استعانت بالغیر اگر اس عقیدہ سے ہو کہ اس پر مطلقاً اعتماد کر لے اور اسے مظہر عون الٰہی نہ جانے تو فی الواقع ایسی استعانت حرام ہے جیسے کسی جاہل کا شعر ہے۔

اگر باب اجابت بند ہو جائے تو کیا غم ہے   کھلا رہتا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ)

اس شعر میں جاہل شاعر نے باب اجابت سے بے پرواہ ہو کر باب غریب نواز کو عین معین ظاہر کیا اور یہ حرام ہے اور اگر التفات بجانب حق ہو اور جس سے استمداد و استعانت کر رہا ہے اسے مظاہر عون کا ایک مظہر جانتا ہے تو نظر بکارخانہ اسباب و حکمت باری تعالیٰ رکھ کر کسی خدا کے بندے سے مدد طلب کرتا ہے تو یہ بعید از عرفان نہیں اور ایسی استعانت بالغیر شریعت مطہرہ میں جائز ہے اور ایسی استعانت انبیاء و اولیاء کرتے رہے ہیں اور یہ استعانت بالغیر نہیں بلکہ استعانت بحضرت حق ہی ہے

اور اگر اس قسم کی استعانت بھی اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے خلاف مان لی جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ بھی صحیح نہیں رہتا اور وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ بھی غلط قرار پائے گا اس لیے کہ صبر اور صلوٰۃ خدا نہیں۔ بلکہ ذریعہ قرب خدا ہیں۔ آگے ارشاد ہے۔

"اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی چلا ہمیں سیدھا راستہ"

یہاں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ ہر شخص بعض امور میں راہ راست پر خود چلتا ہے۔